بدمذہب امام کے
پیچھے نماز کا حکم
تصنیف لطیف
مفسر اعظم پاکستان شیخ الحدیث والقرآن
حضرت علامہ
مولانا محمد فیض احمد اویسی رضوی
رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

تصنیف لطیف

مفسر اعظم پاکستان شیخ الحدیث والقرآن

حضرت علامہ محمد فیض احمد اُویسی رضوی قادری

نور اللہ مرقدہٗ

الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ ﷺ

نام کتاب : ...... **بدمذہب امام کے پیچھے نماز کا حکم**

مصنف : ...... علامہ محمد فیض احمد اُویسی رضوی قادری نوراللہ مرقدہٗ

اشاعت بارسوم :...... ۱۴۳۳ھ مئی 2012ء

صفحات :...... 32

قیمت :......

کمپوزنگ :...... محمد اظہر عامر اُویسی صاحب

......﴿ناشر﴾......

انٹرنیشنل بزم فیضان اویسیہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَحْدَہٗ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنْ لَّا نَبِیَّ بَعْدَہٗ

اَمَّا بَعْدُ! بہت سے نمازی سمجھتے ہیں کہ نماز ہر شخص کے پیچھے صحیح و جائز ہے۔ یہ سخت جہالت اور اپنی نماز کو خود برباد کرنا ہے۔ اس طرح سمجھنا احکامِ دین وملت سے لاپرواہی وغفلت ہے۔ ایسوں پر واجب ہے کہ توبہ کریں ورنہ قیامت میں اس کا مواخذہ ہوگا کیونکہ حضور نے بدعقیدہ و بدمذہب سے دور رہنے کا حکم فرمایا ہے کہ اِیَّاھُمْ وَاِیَّاکُمْ لَا یُضِلُّوْنَکُمْ وَلَا یَفْتِنُوْنَکُمْ (بیہقی و دارقطنی) ان بدمذہبوں سے بچ کے رہو اور ان کو اپنے سے دور رکھو کہیں تمہیں وہ گمراہ نہ کر دیں اور کہیں تمہیں فتنہ میں نہ ڈال دیں اور ساتھ یہ بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ "میری امت میں تہتر فرقے ہوں گے جن میں ایک فرقہ حق! باقی سب جہنمی" (مشکوٰۃ شریف ص ۵۲ ج ۱) آج ہر انسان آنکھوں سے دیکھ رہا ہے کہ امت کے کتنے فرقے بن گئے ہیں اور دیوبندی فرقہ بھی ان گمراہوں میں سے ایک فرقہ ہے اسی لئے بحکمِ نبوی ان سے بچنا ضروری ہوا چہ جائیکہ اس فرقہ کے امام کے پیچھے نماز پڑھے۔ فقیر اس رسالہ میں ثابت کرے گا کہ دیوبندی فرقہ والے امام کے پیچھے نماز حرام ہے اسی لئے اس کا نام ہے۔

......بدمذہب امام کے پیچھے نماز کا حکم......

دیوبندی فرقہ ہو یا کوئی دیگر گمراہ فرقہ وہ اپنے نظریات (عقائد) تحریرات جوان کی کتابوں میں ہیں کی وجہ سے خارج از اسلام ہو جاتے ہیں خواہ وہ خود کو کتنا ہی دین واسلام کا ٹھیکیدار بنائیں جیسے حضور سرورِ عالم ﷺ کے زمانہ کے منافقین کا حال تھا کہ وہ خود کو بہت خوب بنا سجا کر دین کے پکے، سچے محب مشہور ہونا چاہتے تھے لیکن اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ اِنَّ

اَلْمُنَافِقِیْنَ لَکٰذِبُوْنَ بے شک منافقین جھوٹے ہیں اور ان کی سزا بہ نسبت دوسرے کفار کے سخت تر بتائی چنانچہ فرمایا اِنَّ الْمُنَافِقِیْنَ فِی الدَّرْکِ الْاَسْفَلِ مِنَ النَّارِ بے شک منافقین دوزخ کے سخت تر نچلے طبقے میں ہوں گے۔ یہاں تک کہ ان کی مسجد کو "ضرار" بتایا (پ ۱۱) خود رسول اللہ ﷺ نے زندگی مبارک کے آخری زمانہ میں انہیں نہایت ذلیل اور رسوا کر کے مجلس اور مسجد سے نکلوا دیا حالانکہ وہ نمازی خوب تھے حاجی بھی تھے مجاہد بھی تھے زاہد بھی تھے نماز با جماعت خود امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے پڑھتے بظاہر ان کی نیکی کو دیکھ کر ان کے دین میں شک و شبہ نہ تھا لیکن اللہ تعالیٰ نے آخری فیصلہ فرمایا" وَمَا هُمْ بِمُؤْمِنِیْنَ " وہ مومن نہیں (بلکہ بے ایمان! جہنم کے کتے) یہی دلائل ان گمراہ فرقوں کے لئے سمجھئے۔ یہاں فقیر دیوبندی فرقہ کے چند عقائد و مسائل عرض کرتا ہے۔

عقائد و مسائل علمائے دیوبند از کتب معتبرہ

۱...... ان کا عقیدہ ہے کہ اللہ چوری کر سکتا ہے، جھوٹ بول سکتا ہے، ظلم کر سکتا ہے جو کچھ گندے گھناؤنے کام بندے کرتے ہیں یا کر سکتے ہیں وہ سب گندے گھناؤنے کام کرنا اللہ کے لئے کوئی عیب نہیں۔ نہ ان کاموں کے کرنے کی وجہ سے اس کی ذات میں نقصان آ سکتا ہے۔

(ملخصاً جہد المقل از مولوی محمود الحسن دیوبندی)

۲...... ان کا عقیدہ ہے کہ حضور ﷺ کو اس معنی میں خاتم النبیین سمجھنا کہ حضور سب سے پچھلے نبی ہیں عوام یعنی نا سمجھ لوگوں کا خیال ہے۔ سمجھدار لوگوں کے نزدیک اس میں کوئی فضیلت نہیں۔

سابق مہتمم مدرسہ دیوبند قاسم نانوتوی لکھتے ہیں:

"عوام کے خیال میں تو رسول اللہ ﷺ کا خاتم ہونا بایں معنی ہے کہ آپ ﷺ

کا زمانہ انبیائے سابقین کے زمانے کے بعد اور آپ سب میں آخری نبی ہیں مگر اہلِ فہم پر روشن ہو گا کہ "تقدم" یا "تاخر" زمانی میں بالذات کچھ فضیلت نہیں" (تحذیر الناس ص ۳ مطبوعہ دیوبند)

۳...... ان کا عقیدہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے علم سے زیادہ شیطان اور ملک الموت کا علم ہے۔

مولوی رشید احمد گنگوہی و مولوی خلیل احمد انبیٹھوی "براہین قاطعہ" ص ۵۱ پر لکھتے ہیں

"یہ شیطان و ملک الموت کو یہ وسعت نص سے ثابت ہوئی فخرِ عالم کی وسعتِ علم میں کونسی نصِ قطعی ہے جس سے تمام نصوص کو رد کر کے ایک شرک ثابت کرنا ہے۔ یعنی شیطان و ملک الموت کے علم سے زیادہ رسول اللہ کا علم ماننے والا مشرک ہے۔ یعنی شیطان و ملک الموت علم میں خدا کے شریک ہیں جبھی تو رسول اللہ ﷺ کا ان سے زیادہ علم ماننا شرک ہوا۔

۴...... ان کا عقیدہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو جو بعض نبیوں کا علم حاصل ہے ان میں حضور ﷺ کی کچھ خصوصیت نہیں ایسا علم غیب تو عام لوگوں کو بلکہ ہر بچے ہر پاگل کو بلکہ تمام جانوروں چوپایوں کو بھی حاصل ہے۔ چنانچہ دیوبندی مذہب کے پیشوا مولوی اشرف علی تھانوی لکھتے ہیں:

"اگر بعض علومِ غیبیہ مراد ہیں تو اس میں حضور ﷺ کی کیا تخصیص ہے؟ ایسا علمِ غیب تو زید و عمر بلکہ ہر صبی و مجنون بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کو بھی حاصل ہے"

(حفظ الایمان ص ۸ مطبوعہ دیوبند)

۵...... ان کا عقیدہ ہے کہ مسلمان کسی نبی یا ولی کو پکارتے ہیں یا رسول اللہ ﷺ، یا غوث، یا خواجہ غریب نواز، یا حسین، یا علی کہتے ہیں یا ان کی منتیں مانتے ہیں یا ان کی نذر و نیاز کرتے ہیں یا کسی نبی یا ولی کو شفاعت کرنے والا جانتے ہیں وہ سب لوگ ابو جہل کے برابر مشرک ہیں چنانچہ دیوبندی مذہب کے امام مولوی اسماعیل دہلوی لکھتے ہیں:

"یہی پکارنا اور منتیں ماننا اور نذر و نیاز کرنا اور ان کو اپنا وکیل و سفارشی سمجھنا یہی ان (بت پرستوں) کا کفر و شرک تھا سو جو کوئی کسی سے یہ معاملہ کرے گا گو کہ اس کو اللہ کا بندہ و مخلوق ہی سمجھے ہو۔ ابوجہل اور وہ شرک میں برابر ہے" (تقویۃ الایمان ص ۶)

دیوبندیوں کے اس عقیدہ کی بناء پر نیازِ امام، دربارِ خواجہ غریب نواز و بارگاہ مسعود سالار و مزاراتِ اولیاء کے خیرات وصدقات ونذر و نیاز اور چڑھاوے وغیرہ شرک ہوئے اس پر راضی رہنے والے اور خیرات وصدقات کے کھانے والے سب کے سب مشرک بلکہ ابوجہل کے برابر ہوئے۔ لیکن آج کل خود اوقاف کے مزارات کے مجاور بنے بیٹھے ہیں اور خوب مزے اڑا رہے ہیں۔

۶...... ان کا عقیدہ ہے کہ محرم میں امام حسین رضی اللہ عنہ کا ذکرِ شہادت صحیح روایتوں سے بھی بیان کرنا حرام ہے ان کی نیاز کا شربت دودھ اور ان کی سبیل کا پانی پینا بھی حرام ہے ان کاموں میں چندہ دینا بھی حرام ہے لیکن ہولی دیوالی کی پوریاں کچوریاں کھانا جائز ہے۔

چنانچہ تبلیغیوں کے پیشوا مولوی رشید احمد گنگوہی لکھتے ہیں:

"محرم میں ذکرِ شہادت علیہ السلام کرانا، اگرچہ براہین صحیح ہوں، سبیل لگانا، شربت پلانا، یا چندہ سبیل وشربت میں دینا یا دودھ پلانا سب نادرست اور تَشَبُّہ بِالرَّفْض کی وجہ سے حرام ہے" (فتاویٰ رشیدیہ صفحہ ۱۱۴ ج ۳)

اور حاشیہ پر لکھ دیا۔ لِاَنَّہٗ کُفْرٌ۔ یعنی اس لئے کہ یہ سب کفر ہے۔

یہی مولوی رشید احمد گنگوہی لکھتے ہیں:

"ہندو تیوہار یا ہولی دیوالی میں اپنے استاد یا حاکم یا نوکر کو کھیلیں یا پوری یا اور کچھ کھانا بطور تحفہ بھیجتے ہیں ان چیزوں کا کھانا استاد و حاکم یا نوکر کو (مسلمان کو) درست ہے یا نہیں؟

الجواب: درست ہے (فتاویٰ رشیدیہ حصہ دوم ص ۱۲۳ ج ۲)

۷...... ان کا عقیدہ ہے کہ ہر مخلوق بڑا ہو یا چھوٹا وہ اللہ کی شان کے آگے چمار سے بھی ذلیل ہے

(تقویۃ الایمان ص ۱۱ مصنفہ اسماعیل دہلوی)

۸...... ان کا عقیدہ ہے کہ غیب کی بات اللہ کے سواء کوئی جانتا ہی نہیں۔

(تقویۃ الایمان ص ۲۰)

غیب کی بات اللہ ہی جانتا ہے رسول کو کیا خبر؟ (تقویۃ الایمان صفحہ ۴۶)

مولوی رشید احمد گنگوہی فتاویٰ رشیدیہ ص ۷ حصہ سوئم میں لکھتے ہیں:

"پس اثباتِ علمِ غیب لغیر حق تعالیٰ شرکِ صریح ہے"

۹...... ان کا عقیدہ ہے کہ حضور علیہ السلام کی تعظیم صرف بڑے بھائی کی تعظیم کی طرح کرنی چاہئے چنانچہ مولوی اسماعیل دہلوی لکھتے ہیں:

"انسان آپس میں سب بھائی ہیں جو بڑا بزرگ ہو وہ بڑا بھائی ہے سو اس کے بڑے بھائی کی سی تعظیم کیجئے اور مالک سب کا اللہ ہے بندگی اس کو چاہئے اسی حدیث سے معلوم ہوا کہ اولیاء، انبیاء، امام زادے، پیر و شہید، یعنی جتنے اللہ کے مقرب بندے ہیں وہ سب انسان ہی ہیں اور بندے عاجز اور ہمارے بھائی مگر اللہ نے ان کو بڑائی دی وہ بڑے بھائی ہوئے اور ہم کو ان کی فرمانبرداری کا حکم دیا ہے ہم ان کے چھوٹے ہیں۔

(تقویۃ الایمان ص ۴۸)"

۱۰...... ان کا عقیدہ ہے کہ امت پر پیغمبر کو ایسی سرداری حاصل ہے جیسے پٹیل کو اس کی قوم پر اور زمیندار کو اس کے گاؤں پر چنانچہ مولوی اسماعیل دہلوی لکھتے ہیں:

"جیسا ہر قوم کا چوہدری اور گاؤں کا زمیندار سو ان معنوں کو ہر پیغمبر اپنی امت کا سردار ہے

(تقویۃ الایمان ص ۵۰)

۱۱...... ان کا عقیدہ ہے کہ نماز میں رسول اللہ کا خیال مبارک تعظیم کے ساتھ لانا زنا کاری، رنڈی بازی اور اپنے بیل اور گدھے کے خیال میں قصداً ڈوب جانے سے بدرجہا بدتر ہے اور ان کاموں کے خیال سے نماز ہو جائے گی مگر رسول اللہ ﷺ کے خیال سے نماز بھی

نہیں ہوگی اور آدمی بھی مشرک ہو جائے گا۔ چنانچہ مولوی اسماعیل دہلوی لکھتے ہیں:

"از وسوسہ زنا خیال مجامعت از زوجہ خود بد تراست و صرف همت بسوئے شیخ و امثل آں از معظمکین گو جناب رسالت مآب باشند بچندین مرتبہ بد تر از استغراق در صورت گاؤ و خر خود دست و این تعظیم و جلال غیر کہ در نماز ملحوظ مقصودمی شود بشرك كشند

(صراط مستقیم ص ۸۶ از مولوی اسماعیل دہلوی)

غیرت مند مسلمانوں کے لئے یہ گیارہ حوالے کافی ہیں جس پر بے غیرتی اور صلح کلیت کا بھوت سوار ہے اسے ہزاروں اوراق بے سود۔

عقائدِ مذکورہ کے بعد عاشق نماز کا اس کے اپنے ہاتھ میں

آجکل دیوبندی اور بریلوی جھگڑا پاکستان کے تقریباً ہر علاقہ میں عوام میں ، ہیجان وانتشار ہے کہ نامعلوم حق پر کون ہے؟ اس وقت ان دونوں کے متعلق فیصلہ کرنا ہے کہ ان دو گروہوں میں حق کس کے پلے میں ہے اور پھر بتانا ہوگا کہ کس کے پیچھے نماز جائز اور کس کے پیچھے نماز جائز نہیں؟۔

اس کا فیصلہ مذکورہ بالا عقائد خود ہیں کہ کسی کو مذکورہ عقائد بھلے لگتے ہیں تو بے شک ان کے پیچھے پڑھیں تا کہ کل قیامت میں دونوں (گرو، چیلہ) جہنم اکٹھے بیٹھیں تو ہم کہہ سکیں:

☆مل بیٹھے ہیں دیوانے دو☆

اگر کسی بندہ خدا کو مذکورہ بالا عقائد ناگوار ہیں تو خدارا ایسے امام کے پیچھے نماز پڑھ کر اپنا انجام برباد نہ کریں اور نہ ہی نماز جیسی دولت کو اپنے ہاتھوں ضائع کریں۔

نماز باجماعت

نماز اسلام کا ایک بہت بڑا رکن ہے یہاں تک کہ حدیث شریف میں نماز کے

ترک کو اسلام کو گرانے سے تعبیر کیا گیا اور اس کے ترک پر بڑی بڑی وعیدیں نازل ہیں۔ اسی لئے اس کی ادائیگی میں ہر طرح کی جدوجہد کی جائے اور پھر اسے باجماعت ادا کرنے میں سونے پہ سہاگہ۔ لیکن باجماعت نماز کا دارومدار امام پر ہے اگر اس کا منہ مکہ و مدینہ تو مقتدی کو مبارک اگر امام کا منہ گنگے تو اس کا اور مقتدی دونوں کا بیڑا غرق کیونکہ گندے عقائد سے خود اس کی اپنی نماز اس کے منہ پر ماری جائے گی تو مقتدی بے چارہ کس کھاتہ میں؟! اسی لئے جتنا نمازیں ایسے امام کے پیچھے پڑھیں قیامت میں ایک ایک کا حساب ہوگا۔ اس وقت کا پچھتاوا کسی کام نہ آئے گا ابھی سے سوچ لیں کہ گندے عقیدے والے کے پیچھے نمازیں برباد ہوئیں تو نقصان کس کا؟ اس سے ان بھلے مانسوں کو سمجھ لینا چاہئے جو کہتے ہیں کہ جماعت سے ترک نماز کے ۲۵۔۲۷ درجے ثواب ضائع ہوتا ہے۔ خدا کے بندے ۲۵۔۲۷ کو روتے ہو۔ جب ان کی نماز ہی نہ ہوئی تو تم ان کے پیچھے پڑھ کر اپنی ایک نماز کیوں ضائع کرتے ہو؟۔ وَمَا عَلَيْنَا اِلَّا الْبَلَاغُ

امام الانبیاء ﷺ کے فیصلے

چند روایاتِ صحیحہ عرض کر دوں جن میں رسول اللہ ﷺ نے ایک ایسے نیک نمازی اہلِ توحید کے متعلق فیصلے فرمائے۔

بے ادب کو امامت سے ہٹا دیا!!

قَالَ اَحْمَدُ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّ رَجُلًا اَمَّ قَوْمًا فَبَصَقَ فِي الْقِبْلَةِ وَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَنْظُرُ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم حِيْنَ فَرَغَ لَا يُصَلِّي لَكُمْ فَاَرَادَ بَعْدَ ذَالِكَ اَنْ يُّصَلِّيَ لَهُمْ فَمَنَعُوْهُ وَاَخْبَرُوْهُ بِقَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلى الله عليه وآله وسلم فَذَكَرَ ذَالِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ نَعَمْ وَحَسِبْتُ اَنَّهٗ قَالَ اِنَّكَ آذَيْتَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَ اللّٰهِ صلى الله عليه وآله وسلم

(رواه ابوداؤد ص ٧٦ ج ١)

ترجمہ۔ اصحاب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے احمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے روایت کی

کہ ایک آدمی نے قوم کو جماعت کرائی اور قبلہ رخ تھوک دیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم دیکھ رہے تھے۔ جب فارغ ہوا تو آپ نے فرمایا اس کے بعد یہ شخص جماعت نہ کرائے اصحاب مصطفیٰ ﷺ نے اس شخص کو منع کر دیا اور اس شخص کو بھی صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے سرور عالم نور مجسم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے اس فیصلے سے متنبہ کر دیا اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے اس صورت حال کی عرض کی آپ نے فرمایا کہ تو نے اللہ اور اس کے رسول کو اذیت (تکلیف) پہنچائی ہے۔

فائدہ:...... سرور عالم ﷺ کے دین کے پرستار (عاشق) سے اپیل ہے کہ غور فرمائیں کہ صرف کعبہ مکرمہ کی طرف تھوکنے والے امام (صحابی) کو خود سرور عالم ﷺ نے امامت سے ہٹا دیا بلکہ وہی امام دوبارہ امامت کی جرات کرتا تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اس کی امامت قبول نہیں کرتے بتایئے اس امام کی نماز کس کھاتے میں جائے گی؟ جو کعبہ کے آقا بلکہ کعبہ کے کعبہ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کا گستاخ ہے اور وہ امام تو کعبہ کی سمت (جو مدینہ طیبہ سے تخمیناً تین سومیل دور ہے) کو تھوکتا ہے تو امامت کے لائق نہیں یہاں تو کھلے بندوں رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو لاعلمی بے اختیار و دیگر بہت برے امور کا الزام لگاتا ہے اس کی امامت تم نے کس طرح برداشت کر رکھی ہے؟ کیا بے غیرتی تو سر نہیں ہوگئی؟ بے غیرت بنو یا غیرت مند اس سے حضور سرور عالم ﷺ کی عظمت میں کمی یا اضافہ نہ ہوگا البتہ یہ فیصلہ ابھی سے کر لیں کہ ایسے بے ادب گستاخ کے پیچھے تیری نماز برباد ہوگئی۔

گستاخانِ نبوی کو مسجد نبوی سے نکالا گیا

سیرت ابن ہشام میں عنوان قائم کیا ہے "طرد المنافقین" منافق لوگ مسجدِ نبوی میں آتے اور مسلمانوں کی باتیں سن کر ٹھٹھے کرتے مذاق اڑاتے تھے ایک دن کچھ منافق مسجد نبوی شریف میں اکٹھے بیٹھ کر آہستہ آہستہ آپس میں باتیں کر رہے تھے رسول اکرم ﷺ نے دیکھ کر فَاَمَرَ بِهِمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ فَاُخْرِجُوْا مِنَ الْمَسْجِدِ اِخْرَاجًا رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا کہ ان منافقین کو سختی سے نکال دیا جائے۔

صحابہ کرام کا عمل

حضرت ابوایوب خالد بن زید اٹھ کھڑے ہوئے اور عمرو بن قیس کو ٹانگ سے پکڑ

کر گھسیٹتے گھسیٹتے مسجد سے باہر پھینک دیا پھر حضرت ابوایوب نے بن ودیعہ کو پکڑا اس کے گلے میں چادر ڈال کر خوب کھینچا اور اس کے منہ پر طمانچہ مارا اور اس کو مسجد سے نکال دیا اور ساتھ ساتھ یہ بھی فرماتے جاتے (اُفٍّ لَكَ مُنَافِقًا) اے خبیث منافق تجھ پر افسوس ہے۔ اے منافق رسولِ اکرم ﷺ کی مسجد سے نکل جا۔ اے منافق۔ اس طرح حضرت عمارہ بن حزم نے زید بن عمرو (منافق) کو پکڑ کر زور سے کھینچتے اور کھینچتے کھینچتے مسجد سے نکال دیا اور پھر اس کے سینے پر دونوں ہاتھوں سے تھپڑ مارا کہ وہ گر گیا اس منافق نے کہا افسوس ہے اے دوست تو نے مجھے سخت عذاب (دکھ) دیا۔ حضرت کے صحابی رضی اللہ عنہ نے اسے جواب میں فرمایا کہ (خدا تجھے دفع کرے) خدا تعالیٰ نے تیرے لئے عذاب تیار کیا ہے وہ اس سے سخت تر ہے۔ فَلَا تَقْرِبَنَّ مَسْجِدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی الله علیه وآلهٖ وسلم

ترجمہ۔ رسول اللہ کی مسجد مبارک کے قریب نہ آنا۔

سخت مار

بنو نجار قبیلہ کے دو صحابی ابو محمد (جو کہ بدری صحابی تھے) نے قیس بن عمرو (جو کہ منافقین میں سے تھا) کو گدی پر مارنا شروع کیا حتیٰ کہ مسجد سے باہر نکال دیا اور حضرت عبداللہ بن حارث نے جب سنا کہ حضور نے منافقوں کے نکال دینے کا حکم فرمایا ہے حارث بن عمرو کو سر کے بالوں سے پکڑ کر صحن پر گھسیٹتے گھسیٹتے مسجد سے باہر نکال دیا وہ منافق کہتا تھا اے ابن حارث تو نے مجھ پر بہت سختی کی ہے انہوں جواب میں فرمایا اے خدا کے دشمن تو اسی لائق ہے تو نجس ہے تو پلید ہے آئندہ مسجد میں نہ آنا ادھر ایک صحابی نے اپنے بھائی زری بن حارث کو سختی سے نکال کر فرمایا افسوس کہ تجھ پر شیطان کا تسلط ہے۔ (سیرت ابن ہشام ص ۲۶۸)

درس عبرت

یہ منافقین کلمہ اسلامی پڑھتے نمازیں ادا کرتے جہاد پر بھی جاتے لیکن رحمۃ للعالمین نے انہیں مسجد سے نکلوا دیا۔ صحابہ کرام نے انہیں مارا پیٹا۔ گھسیٹا اور پلید نجس وغیرہ کہا وہ کیوں صرف اسی لئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گستاخ تھے۔ یہی ہم کہتے ہیں کہ

ان لوگوں کے پیچھے نمازیں پڑھنا حرام اور ان کو مسجدوں سے نکال دینا اور ان کی تبلیغی جماعت کے بسترے باہر پھینک دینا سنت ہے بلکہ بہت بڑا ثواب ہے جو لوگ انہیں نیک آدمی سمجھتے ہیں وہ غلطی پر ہیں کیونکہ صحابہ سے بڑھ کر اسلام کا عشق کسے ہوسکتا ہے؟۔

فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے فیصلے

ہم (اہلسنت) کا عقیدہ ہے کہ سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا ہر فیصلہ حق ہے اس لئے کہ حدیث شریف میں ہے کہ ہر صحابی ہدایت کا ستارہ ہے اور خلفائے راشدین کی ہر بات کو سنت کا مرتبہ حاصل ہے اور فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کو بالخصوص حضور ﷺ نے لسانِ حق کا لقب بخشا ہے۔ان کے فیصلے ملاحظہ ہوں۔

نماز کے امام کو قتل کردیا

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ خلافت میں ایک پیش امام ہمیشہ قرائتِ جہری میں سورۃِ عَبَسَ وَتَوَلّٰی کی تلاوت کرتا۔مقتدیوں کی شکایت پر اسے طلب کیا گیا اور پوچھا کہ تم ہمیشہ یہی سورۃ تلاوت کیوں کرتے ہو؟۔کہنے لگا۔مجھے حظ آتا ہے کیوں کہ اس میں اللہ تعالیٰ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جھڑکا ہے"اس پر اس کا سر قلم کردیا گیا۔

امام اسماعیل حقی حنفی رحمۃ اللہ لکھتے ہیں کہ"حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کو پتہ چلا کہ ایک امام ہمیشہ نماز میں اسی سورت (عَبَسَ وَتَوَلّٰی) کی قرات کرتا ہے تو آپ نے ایک آدمی بھیجا جس نے اس کا سر قلم کردیا۔چونکہ وہ حضور ﷺ کے مرتبہ عالیہ کی تنقیص کے ارادے سے اس کی قرات کیا کرتا تھا کہ مقتدیوں کے دل میں بھی حضور ﷺ کی عظمت کم ہوجائے اس لئے نگاہِ فاروقی میں وہ مرتد تھا اور مرتد واجب القتل ہوتا ہے۔

(روح البیان سورۃ عبس پ ۳۰)

فائدہ:...... کاش کوئی آج سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ جیسا غیور بادشاہ یا حاکمِ وقت دنیا میں پیدا ہو۔تاکہ ایسے گستاخ اور بے ادب ائمہ مساجد و مبلغین منہ پھٹ اور بے باک

قسم کے خطیبوں پر تعزیراتِ فاروقی جاری فرمائے ورنہ کاغذی سزائیں تو ہم اپنے لیڈروں سے سن سن کر مایوس ہوچکے ہیں۔

تلوار کا فیصلہ

بشر نامی ایک منافق کا ایک یہودی سے جھگڑا تھا۔یہودی نے کہا چلو سید عالم ﷺ تو بے رعایت محض حق فیصلہ دیں گے اس کا مطلب حاصل نہ ہوگا۔اس لئے اس نے باوجود مدعی ایمان ہونے کے کہا کہ کعب بن اشرف یہودی کو سرپنچ بناؤ (قرآن کریم میں طاغوت سے اس کعب بن اشرف یہودی کے پاس فیصلہ لے جانا مراد ہے) یہودی جانتا تھا کہ کعب رشوت خور ہے اسی لئے اس نے باوجود ہم مذہب ہونے کے اس کو سرپنچ تسلیم نہ کیا۔ناچار منافق کو فیصلہ کے لئے سید عالم ﷺ کے حضور آنا پڑا۔حضور علیہ السلام نے جو فیصلہ دیا،وہ یہودی کے موافق ہوا۔یہاں سے فیصلہ سننے کے بعد پھر منافق یہودی کے درپے ہوا اور اسے مجبور کرکے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس لایا۔یہودی نے آپ سے عرض کیا کہ میرا اس کا معاملہ سید عالم ﷺ طے فرماچکے ہیں لیکن یہ حضور کے فیصلہ سے راضی نہیں۔آپ سے فیصلہ چاہتا ہے۔فرمایا ہاں ابھی آکر اس کا فیصلہ کرتا ہوں۔یہ فرماکر مکان میں تشریف لے گئے اور تلوار لاکر اس کو قتل کردیا اور فرمایا جو اللہ اور اس کے رسول کے فیصلہ سے راضی نہ ہوا اس کا میرے پاس یہ فیصلہ ہے۔

(لباب النقول للسیوطی واسباب النزول للواحدی)

فائدہ:......فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے اس قسم کے فیصلے درجنوں ہیں فقیر نے "اَلْاِصَابَۃُ فِیْ عَقَائِدِ الصَّحَابَۃِ" (عقائدِ عمر رضی اللہ عنہ) میں جمع کردیئے۔غیور مسلمان کے لئے صرف ایک واقعہ ہی کافی ہے۔لیکن جس نے بے غیرتی کی قسم کھارکھی ہے فقیر اویسی کی وہ کب سنتا ہے؟!۔نمازیں اپنی برباد کررہا ہے اس سے اس کا اپنا نقصان یہ ہے کہ غریب نے نماز پڑھی بھی لیکن عمداً گستاخ اور بے ادب امام کے پیچھے پڑھ کر اپنے پاؤں خود کاٹے اس کی مثال اس بڑھیا کی ہے جس کی اللہ تعالیٰ نے چودھویں پارہ میں مذمت فرمائی۔

وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّتِيْ نَقَضَتْ غَزْلَهَا مِنْ بَعْدِ قُوَّةٍ اَنْكَاثًا (پ ۱۴ ع)

اور تم اس عورت کی طرح نہ ہو جس نے اپنا سوت پختہ کاتنے کے بعد ٹکڑے ٹکڑے کر دیا۔

حکایت ﴿ مکہ مکرمہ میں ریطہ بنت عمرو ایک عورت تھی وہم کے مرض میں مبتلا تھی اس کی عقل میں کچھ کمی اور فتور تھا اس کا طریقہ تھا کہ وہ دو پہر تک محنت کر کے سوت کاتا کرتی بلکہ باندیوں سے بھی کتواتی پھر دو پہر کے بعد تمام کاتا ہوا سوت توڑ کر ریزہ ریزہ کر ڈالتی اور باندیوں سے بھی تڑوا ڈالتی اسی طرح اس کا روزانہ کا معمول تھا۔

(روح البیان ص ۴۳ تحت آیت ہذا)

انتباہ ﴿ مضمون آیت وغیرہ کا مورد خاص ہے لیکن بقاعدہ اصول تفسیر حکم عام ہے اس سے وہ نمازی سوچے کہ نماز کے لئے کتنا محنت ومشقت اٹھائی لیکن امام کی بدمذہبی کا خیال نہ کر کے اس کے پیچھے نماز پڑھ لی تو سازی محنت ضائع گئی اور اس نماز کا حساب ذمے رہا جو کل قیامت میں اسی سال کا غوطہ جہنم نصیب ہوگا اس سستی وغفلت کے سودے کا گھاٹا خود سمجھ لیں۔ مجھے تو اس نماز کے عاشق پر رونا آتا ہے کہ ہزاروں روپے امام وخطیب پر خرچ کرتا ہے لیکن یہ نہیں پوچھتا کہ اس کے عقائد کیسے ہیں؟! لیکن جب مرا تو ایک ایک نماز کا حساب دینا پڑا اس وقت پچھتائے گا کہ ہائے دولت بھی خرچ کی اور سزا وعذاب بھی سر پر۔

فتاویٰ دیوبند

مولوی حسین احمد صاحب مدنی نے اپنی کتاب ''الشہاب الثاقب ص ۵۰ پر بحوالہ لطائفِ رشیدیہ ص ۲۲ درج کیا ہے:

۱...... ﴿ جو الفاظ مُوہِم تحقیر سرورِ کائنات علیہ السلام ہوں، اگرچہ کہنے والے نے نیت حقارت کی نہ کی ہو، مگر ان سے بھی کہنے والا کافر ہو جاتا ہے۔

تبصرہ اویسی غفرلہ

مثلاً دیوبندیوں نے لکھا کہ حضور جیسا علم تو پاگلوں، جانوروں اور بچوں کو بھی حاصل ہے (حفظ الایمان) یا لکھا کہ ''حضور کا خیال نماز میں آجائے تو بی بی کے جماع اور

گدھے کے خیال سے بدتر ہے۔ (صراطِ مستقیم) یا لکھا کہ شیطان اور ملک الموت کا علم حضور سے زیادہ ہے (براہین قاطعہ) (یہ تمام حوالے ابتداء رسالہ ہذا میں لکھے جا چکے ہیں) بتایئے کہ یہ کل کلمات ''کفریہ'' ہیں یا نہ؟۔ میں سمجھتا ہوں کہ کوئی بھی ان کلمات کے ''کفریہ'' ہونے سے انکار نہ کرے گا۔ تو پھر فیصلہ فرمایئے کہ ان کلمات کے لکھنے والوں کی نیت نہ بھی ہو تب بھی اسلام سے خارج ہیں۔

۲...... ﴿ اسی مدنی صاحب نے کتاب کے آخر میں فرمایا کہ بس ان کلماتِ کفر کے بکنے والے کو منع کرنا چاہئے اگر مقدور ہو۔ اور اگر باز نہ آئے قتل کرنا چاہئے کہ موذی گستاخ شان جناب کبریا تعالیٰ شانہ اور اس کے رسولِ امین ﷺ کا ہے''

۳...... ﴿ جناب مولوی محمد انور شاہ صاحب کاشمیری تحریر فرماتے ہیں ''بارگاہِ انبیاء میں گستاخی کفر ہے، چاہے اس سے قائل کی مراد توہین کی نہ بھی ہو۔

۴...... ﴿ کل امت کا اس پر اجماع ہے کہ نبی کریم ﷺ کی شان میں ناروا الفاظ کہنے والا کافر ہے اور جو شخص اس کے کفر میں شک کرے وہ بھی کافر ہے۔

(انور شاہ کشمیری، مولانا: اکفار الملحدین فی ضروریات الدین ص ۴۳ مطبوعہ دہلی ۱۳۵۰ھ)

۵...... ﴿ انبیاء علیہم السلام کی تعظیم کرنی اور توہین نہ کرنا ضروریاتِ دین سے ہے''

(جناب مولوی مرتضیٰ حسن صاحب دربھنگی ناظم تعلیمات دارالعلوم دیوبند ''اشد العذاب ص ۹'')

۶...... ﴿ ص ۱۰ پر لکھتے ہیں کہ ''ضروریاتِ دین سے انکار کرنے والا، انبیاء کی توہین کرنے والے کو کافر نہ کہنا اور احتیاط کرنا خود کفر ہے۔ مسلمان خوب سمجھ لیں کہ اکثر لوگ اس میں احتیاط کرتے ہیں حالانکہ احتیاط یہی ہے کہ منکرِ ضروریاتِ دین اور انبیاء کی توہین کرنے والے منافقین کو کافر کہا جائے ورنہ کیا حضور علیہ السلام کے زمانہ کے منافقین سب کچھ فرائض وواجبات ادا نہ کرتے تھے؟! اور کیا وہ اہلِ قبلہ نہ تھے؟! بس حکم یہی ہے کہ ایسے لوگوں کو کافر کہا جائے، آسمان ٹلے، زمین ٹلے، یہ حکم نہیں ٹل سکتا''

۷...... ﴿ اسی دربھنگی نے اسی کتاب (اشد العذاب) میں لکھا کہ مولانا احمد رضا بریلوی کا

علمائے دیوبند کی گستاخانہ عبارات کی وجہ سے کافر لکھنا ''حق'' ہے اگر وہ انہیں کافر نہ لکھتے تو خود کافر ہو جاتے۔

خلاصہ بحث:

ہمارا اور دیوبندی فرقہ کا اختلاف انہی گستاخیوں کی وجہ سے ہے نہ صرف ہمارا بلکہ اس وقت کے تمام علماء و مشائخ عرب و عجم نے ان کی ان عبارات سے انہیں خارج از اسلام لکھا اور کہا تفصیل کے لئے دیکھئے ''حسام الحرمین'' اور ''الصوارم الہندیہ''

فتویٰ غزالی زمان رحمۃ اللہ علیہ

دور حاضر کے ایک متجر عالمِ دین کا فتویٰ ملاحظہ ہو

فتویٰ غزالی زمان علامہ احمد سعید کاظمی رحمۃ اللہ علیہ یہ فتویٰ ترجمانِ اہل سنت کراچی میں شائع ہوا جس کا عنوان یوں تھا ''بدعقیدہ امام کے پیچھے نماز پڑھنے کا حکم''

نوٹ: حضرت غزالی زماں رحمۃ اللہ علیہ کے القاب اور اسم گرامی رسالہ سے ہم نے جوں کے توں نقل کر دیئے ہیں البتہ آپ کی تحریر میں عنوان فقیر نے نمایاں کئے ہیں تا کہ قارئین کے ذہن میں مضمون آسانی سے اتر سکے رسالہ عبارت ملاحظہ ہو:

محترم مولانا احمد سعید کاظمی

السلام علیکم: آپ کا خطبہ استقبالیہ پڑھ کر بے حد متاثر ہوا چند سوالات لکھ رہا ہوں جوابات سے مطمئن فرمائیں۔

(چونکہ ہمارا موضوع صرف دو سوالوں سے متعلق ہے اسی لئے ہم نے ان دو سوالوں کے جواب نقل کئے ہیں۔ ''اویسی غفرلہ'')

خلاصہ سوال:۔۱......﴾ وہابی نجدی امام کے پیچھے نماز جائز ہے یا نہیں؟ اگر جائز نہیں تو جن لوگوں

نے پاکستان میں ایسے لوگوں کے پیچھے نمازیں پڑھیں اور جو لوگ ہزاروں لاکھوں کی تعداد میں حج کے موقع پر حرمین طیبین میں لوگوں کے پیچھے نمازیں پڑھتے ہیں ان کی نمازوں کا کیا حکم ہے؟

(اس مسئلہ کی تفصیل و تحقیق کے لئے فقیر کا رسالہ ''امام حرم اور ہم'' پڑھئے اویسی غفرلہ)

خلاصہ سوال:۔۲......﴾ محکمہ اوقاف کی تحویل میں جو مساجد ہیں ان میں وہابی، دیوبندی وغیرہ ہر قسم کے امام ہیں ایسے مذہب والے امام کے پیچھے نماز درست ہوگی یا نہیں؟ نیز محکمہ اوقاف کا قیام شرعاً جائز ہے یا نہیں؟

خلاصہ سوال:۔۳......﴾ کیا رسول اللہ ﷺ کے نور و بشر کے بارے میں قبر و قیامت میں سوال اور کیا یہ مسئلہ عقائد میں شامل ہے؟

(ان دونوں مسئلوں کے لئے پڑھیئے فقیر کا رسالہ نور و بشر اور قبر میں حضور ﷺ کی زیارت)

خلاصہ سوال:۔۴......﴾ اذان سے پہلے یا اس کے بعد الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ پڑھنے کو لازم سمجھنا کیسا ہے؟ اس کے بغیر اذان ناجائز ہوتی ہے یا نہیں؟ نیز الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ اور اللھم صلی علی محمد الخ دونوں کا شرعی حکم متعین کیا جائے؟

خلاصہ سوال:۔۵......﴾ ٹی بی کے مریض کو حرکت کرنے سے طبیب روک دے تو وہ نماز کس طرح پڑھے؟۔

خلاصہ سوال:۔۶......﴾ فتاویٰ عالمگیری کا مدون کون ہے؟ کس سنہ میں اس کی تدوین ہوئی؟ اور اس کی ضرورت کیوں پیش آئی؟ خلاصہ مکتوب مورخہ ۱۲ نومبر ۱۹۷۸ء

محترم و مکرم جناب سیف اللہ خان صاحب زید مجدہ ۲۴ نومبر ۱۹۷۸ء

وعلیکم السلام ثم السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

محبت نامہ ملا۔یاد فرمائی کا شکریہ۔اللہ تعالیٰ آپ کو دارین کی نعمتوں سے نوازے۔آمین۔
آپ کے سوالات کا نہایت جامع اور اصولی طور پر جواب لکھ رہا ہوں۔آپ جیسے صاحبِ فہم وخرد سے قوی امید ہے کہ غور سے ملاحظہ فرمائیں گے۔

تمہید جوابات

نمبر ۱،۲ پہلے اور دوسرے سوال کا جواب سمجھنے کے لئے ایک مختصر تمہید عرض کرتا ہوں اگر اس تمہید کو غور سے پڑھ لیا جائے تو انشاء اللہ نہایت آسانی سے جواب سمجھ میں آجائے گا۔
تمام اہلِ اسلام کے نزدیک یہ حقیقت مسلمہ ہے کہ کسی امام کے پیچھے صحت اقتداء کے بغیر نماز درست نہیں ہوسکتی۔جس کے لئے مقتدی و امام کے مابین ایک مخصوص رابطہ قائم ہو جانا ضروری ہے۔اس مخصوص رابطہ کے بغیر صحتِ اقتداء متصور نہیں اس میں شک نہیں کہ یہ رابطہ ظاہری، مادی اور جسمانی نہیں بلکہ یہ رابطہ صرف باطنی، روحانی اور اعتقادی ہے جس کا وجود امام اور مقتدی کے درمیان اصولی اعتقاد میں موافقت کے بغیر ناممکن ہے شرک وتوحید کے منافی ہے اور کفر وجاہلیت اسلام اور ایمان سے قطعاً متضاد ہے اگر مقتدی جانتا ہے کہ میرا کوئی عقیدہ امام کے نزدیک شرکِ جلی یا کفر وجاہلیت ہے تو دونوں کے درمیان اعتقادی موافقت نہ رہی اور عدمِ موافقت کے باعث صحتِ اقتداء کی بنیاد منہدم ہوگئی۔ایسی صورت میں اس امام کے پیچھے اس کی نماز کا صحیح ہونا کیوں کر متصور ہوسکتا ہے؟اس دعویٰ کی دلیل یہ ہے کہ مثلاً کسی منکرِ ختمِ نبوت کے پیچھے کسی مسلمان کی نماز نہیں ہوتی کیونکہ مقتدی ختمِ نبوت کا اعتقاد رکھتا ہے اور امام ختمِ نبوت کا منکر ہے دونوں کے درمیان اعتقادی موافقت نہ ہونے کی وجہ سے صحتِ اقتداء کی بنیاد باقی نہ رہی۔لہٰذا نماز نہ ہوئی۔توضیحِ مدعا کے لئے ہدایہ سے ایک جزئیہ کا خلاصہ پیش کرتا ہوں کہ اگر امام کی جہتِ تحری مقتدی کی جہتِ تحری سے مختلف ہو اور تاریکی یا کسی اور وجہ سے مقتدی کو اس اختلاف کا علم نہ ہو سکے تو اس کی نماز درست ہے اگر مقتدی امام کی جہتِ

تحری کا علم رکھتے ہوئے اس کے پیچھے نماز پڑھ رہا ہے تو اس کی نماز فاسد ہوگی۔
صاحبِ ہدایہ نے اس فساد کی دلیل دیتے ہوئے فرمایا کہ لِاَنَّهٗ اعْتَقَدَ اِمَامَهٗ عَلَى الْخَطَا یعنی فسادِ صلوٰۃ کی دلیل یہ ہے کہ مقتدی نے اپنے امام کے خطاء پر ہونے کا اعتقاد کیا اس سے واضح ہوا کہ نماز درست ہونے کے لئے یہ ضروری ہے کہ مقتدی امام کے خطاء پر ہونے کا معتقد نہ ہو۔یعنی مطابقتِ اعتقاد ضروری ہے بشرطیکہ مقتدی امام کی خطاء سے باخبر ہو اور اگر وہ امام کی خطاء سے لاعلم ہے تو ایسی صورت میں اس کی نماز ہو جاتی ہے۔

اصل مقصد

اس مختصر تمہید پر غور کرنے سے یہ بات آسانی سے سمجھ میں آجاتی ہے کہ مقتدی جب یہ جانتا ہو کہ امام کے اعتقاد میں رسول اللہ ﷺ کے لئے علمِ غیب ماننا کفر وشرک ہے اور امام کے عقیدے میں انبیاء کرام وصالحین علیہم الصلوٰۃ والسلام سے استمداد بلکہ توسل تک شرک ہے اور امام مزاراتِ انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام ومزاراتِ اولیاءِ عظام علیہم الرحمۃ والرضوان کے لئے سفر کرنے بلکہ مزارات کی تعظیم وتکریم کو بھی شرک قرار دیتا ہے اور مقتدی ان تمام امور کو توحید اور اسلام کے عین مطابق سمجھتا ہے تو ایسی صورت میں عدمِ موافقتِ اعتقاد کی وجہ سے صحتِ اقتداء کی بنیاد مفقود ہے پھر نماز کیونکر درست ہوسکتی ہے؟

مقتدی کی تین قسمیں

رہا یہ امر کہ ایامِ حج وغیرہ میں ہزاروں لاکھوں مسلمانوں کی نمازوں کا کیا حکم ہوگا؟ تو میں عرض کروں گا کہ ہزاروں لاکھوں مسلمان جن کے اصولی عقائد میں امام کا عقیدہ ہم سے مختلف ہے۔ان کا حکم تمہید کے ضمن میں واضح ہوگیا ایسے لوگ اپنے علم کے مقتضا کے مطابق یقیناً مجتنب رہیں۔دوم وہ مسلمان جو یہ جانتے ہیں کہ امام کے بعض عقائد ہمارے

عقائد سے مختلف ہیں مگر وہ یہ نہیں جانتے کہ یہ اختلاف اصولی عقائد میں ہے اور ہمارے عقائد امام کے نزدیک کفر و شرک، معصیت و جاہلیت کا حکم رکھتے ہیں یہ مسلمان محض حرمِ مکہ و حرمِ مدینہ اور مسجدِ حرام و مسجدِ نبوی کی عظمتوں اور عشق و محبتِ الٰہی رسالت پناہی کے جذبات سے متاثر ہو کر اپنی غلط فہمی کی بناء پر اس امام کے پیچھے نماز پڑھتے ہیں۔ان کی اس خطا کے بارے میں اللہ تعالیٰ کی رحمت کے پیشِ نظر یہ امید کی جاسکتی ہے کہ رب کریم ان کی نمازوں کو رائیگاں نہیں فرمائے گا۔

سوم وہ مسلمان جنہیں سرے سے امام کے ساتھ اختلاف عقائد ہی نہیں وہ محض سادہ لوح ہیں عشق و محبت سے سرشار ہو کر حرم مکہ اور حرم مدینہ میں حاضر ہوئے اور انہوں نے بحالتِ لاعلمی اس امام کے پیچھے نمازیں پڑھیں ان کے متعلق بھی یہ کہا جاسکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے عفو و کرم سے ان کی نمازوں کو ضائع نہ ہونے دے گا دوم اور سوم قسم کے مسلمانوں کی خطا قابلِ عفو ہے۔طبرانی میں حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے صحیح مرفوع حدیث مروی ہے۔رُفِعَ عَنْ اُمَّتِی الْخَطَاءُ وَالنِّسْیَانُ وَمَا اسْتُکْرِهُوْا عَلَیْهِ
ترجمہ۔ اٹھالیا گیا میری امت سے خطاء اور نسیان اور اس چیز کو جس پر وہ مجبور کئے گئے یعنی ان تینوں حالتوں میں ان کا مواخذہ نہ ہوگا۔

حکایت: مثنوی شریف میں مولانا جلال الدین رومی رحمۃ اللہ علیہ نے سیدنا موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام اور بکریاں چرانے والے ایک گڈریئے کا واقعہ بطورِ تمثیل لکھا ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ اک بکریاں چرانے والا گڈریا اللہ تعالیٰ کی محبت میں کہہ رہا تھا کہ اے اللہ تعالیٰ اگر تو میرے پاس آئے تو تجھے نہلاؤں تیرے بالوں میں کنگھی کروں، تجھے دودھ پلاؤں تیرے پاؤں دباؤں"۔

سیدنا موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اسے سختی سے ڈانٹا اور ایسی باتوں سے منع فرمایا اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کو وحی فرمائی کہ اے موسیٰ! میرا بندہ میری محبت میں مجھ سے مخاطب تھا آپ نے اسے کیوں روکا؟ مولانا روم علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔

وحی آمد سوئے موسیٰ از خدا — بندہ مارا چرا کردی جدا
تو برائے وصل کردن آمدی — نے برائے فصل کردن آمدی

(موسیٰ علیہ السلام کو وحی آئی کہ اے موسیٰ علیہ السلام میرے بندے کو مجھ سے کیوں جدا کیا تم تو ملانے کے لئے مقرر تھے نہ کہ جدائی ڈالنے کے لئے ۱۲ اویسی غفرلہ)

فائدہ:..... میرا مقصد اس واقعہ کی طرف اشارہ کرنے سے صرف یہ ہے کہ سچی محبت اور سچا عشق اللہ تعالیٰ کی بے پایاں رحمتوں کا موجب ہوتا ہے اس لئے اگر سچی محبت اور عشق والے مسلمان نے غلط فہمی یا بے خبری میں ایسے امام کے پیچھے نماز پڑھ لی تو رحمتِ خداوندی سے یہ امید کی جاسکتی ہے کہ وہ بے نمازی قرار نہیں پائے گا اور اللہ تعالیٰ اس کا مواخذہ نہ فرمائے گا مزید وضاحت کے لئے عرض ہے کہ وہ ہزاروں لاکھوں مسلمان جن کا ذکر سطورِ بالا میں ہو چکا ہے اور ان کی تین قسمیں بھی بیان کی جاچکی ہیں اور ان تینوں قسموں کا حکم بھی مذکور ہو چکا ہے۔ان تینوں نمازیوں کی طرح ہیں جن کے پاس نجاست لگا ہوا کپڑا ہے اور اس پر جو نجاست لگی ہوئی ہے وہ قدر اتنی زیادہ ہے کہ جس کے ہوتے ہوئے اس کپڑے سے نماز جائز نہیں (تو ایسے نمازی کا جو حکم ہو وہی گندے عقیدے والے کو سمجھئے)

نمازی کی قسمیں

ایک نمازی وہ ہے جس نے جان لیا کہ کپڑے پر نجاست ہے اور یہ بھی جان لیا کہ اتنی نجاست کے ہوتے ہوئے نماز نہیں ہو سکتی ظاہر ہے کہ وہ اپنے اس علم کی بناء پر ایسے کپڑے کے ساتھ نماز پڑھنے سے اجتناب کرے گا۔دوسرا نمازی وہ ہے جو اس کپڑے کی نجاست کو جانتا ہے مگر غلط فہمی کی بناء پر یہ نہیں جانتا کہ اس نجاست سے نماز نہیں ہو سکتی اب اگر وہ شخص نماز کی محبت اور کمال شوق الی الصلوٰۃ کی بناء پر اس کپڑے کے ساتھ نماز پڑھ لے تو رحمتِ الٰہیہ سے یہ امید کی جاسکتی ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کا مواخذہ نہ فرمائے گا اور اس کے شوق و محبت کی بناء پر اس کی نماز کو ضائع نہ ہونے دے گا تیسرا نمازی وہ ہے جو سرے سے کپڑے کی نجاست کا علم ہی نہیں رکھتا اور کمال شوق عبادت اور نماز کی محبت میں اس کپڑے کے ساتھ نماز پڑھ لیتا ہے۔فضلِ ایزدی اور کرمِ خداوندی سے اس کے بارے میں بھی یہ

امید کی جاسکتی ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے دامن عفو وکرم میں چھپالے گا اور اس کی نماز مردود نہ ہوگی۔ یہ صحیح ہے کہ جاننے والے ایسے لوگوں کو صحیح بات ضرور بتائیں گے لیکن اس کے باوجود بھی اگر کسی کو صحیح بات نہ پہنچ سکے تو حکم مذکور مجروح نہ ہوگا"۔

تبصرہ اویسی

بعض لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ یہ اختلاف فروعی ہیں جیسے حنفی، شافعی، مالکی، حنبلی، تو پھر وہ آئمہ ومقتدی ایک دوسرے کے پیچھے پڑھ لیتے ہیں۔ مثلاً امام حنبلی کے پیچھے شافعی المذاہب ایسے ہی شافعی امام کے پیچھے حنفی وغیرہ وغیرہ۔ اس کا جواب ظاہر اور صاف ہے کہ وہ واقعی فروعی اختلاف تھا اور ہے لیکن بریلوی سنی کا دیوبندی فرقہ ودیگر بدمذاہب مرزائی، شیعہ سے اصولی اختلاف ہے بالخصوص فرقہ دیوبندی سے فروعی اختلاف سمجھنا رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اولیائے کرام کی شان اور عزت واحترام نہ ماننے کے مترادف ہے ورنہ کون نہیں جانتا کہ ان صاحبان کی تحریروں اور تقریروں میں عظمتِ مصطفیٰ اور محبتِ اولیاء کا درس ملتا ہے یا تحقیر وتوہین ٹپکتی ہے؟! اگر توہین وتحقیر کے متعلق شک ہے تو چند عبارات رسالہ کے اول سے پڑھ لیں یا فقیر کی کتاب "دیوبندی بریلوی فرق" ایک بار دیکھ لیں تفصیل مزید کے لیے "دیوبندی مذہب" پڑھیں پھر فیصلہ فرمائیں کہ یہ لوگ بے ادب ہیں یا با ادب؟ اگر سمجھ آجائے کہ یہ فرقہ بے ادب ہے اور یقیناً بے ادب اور گستاخ ہے تو پھر یقین کیجئے کہ: ع: بے ادب محروم ماند از فضلِ رب

اور جو فضلِ ربانی سے محروم ہے وہ تمہاری نماز کا امام بن کر تمہیں کہاں لے جائے گا؟ خود فیصلہ فرمائیے۔

(لیکن ان کی ایک اور بیماری زبردست ہے اس کا خیال نہایت ضروری ہے وہ ہے عملی تقیہ کہ انہیں جس مشین پہ فٹ کیا جائے سو فیصد فٹ آجائیں گے اسی لئے یہ قادری، چشتی، نقشبندی، اویسی، سہروردی، حنفی بن جاتے ہیں بوقتِ ضرورت یا رسول اللہ کے نعرے، انگوٹھے چومنا، سلام وقیام میں شامل ہونا وغیرہ وغیرہ اسی لئے ان کی اس بیماری کا خصوصاً

خیال رکھیں "اویسی غفرلہ")

سوال: ...... حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے۔ صَلُّوْا خَلْفَ کُلِّ بَرٍّ وَّفَاجِرٍ۔

ہر نیک اور بد (فاسق وفاجر) کے پیچھے نماز پڑھو"۔

جواب: ...... یہ حدیث شریف سند کے اعتبار سے اس پایہ کی نہیں کہ جس سے استدلال کیا جاسکے اگر مان لی جائے تو شارحین نے فرمایا (اور ہم بھی کہتے ہیں) کہ فاجر وفاسق کے پیچھے اگر پڑھ لی جائے تو جائز ہے لیکن واجب الاعادہ ہے جیسے داڑھی منڈانے یا قبضہ سے کم کرانے والے امام کے پیچھے پڑھ لی تو نماز جائز تو ہے لیکن اس کا لوٹانا واجب ہے۔ لیکن خارج از اسلام اور منافق (عقیدہ کے اعتبار سے) کے پیچھے نماز ہوتی ہی نہیں جس کے دلائل سابق اوراق میں گزرے۔ خلاصہ یہ کہ فاجر وفاسق اور ہے اور خارج ومنافق اور۔ ہمارے نزدیک یہ لوگ فاجر وفاسق نہیں بلکہ ان کے عقائد وطریقے حضور علیہ السلام کے زمانہ کے منافقین سے ملتے جلتے ہیں فلہٰذا حدیث حق۔ لیکن اس سے استدلال غلط ہے۔

مزید تفصیل فقیر کی تصانیف ذیل کا مطالعہ فرمائیں۔ (۱) وہابی دیوبندی کی نشانی۔ (۲) دیوبندی وہابی ہیں۔ (۳) تبلیغی جماعت کے کارنامے۔ (۴) تبلیغی جماعت کا شناختی کارڈ۔ (۵) دیوبندیوں کی پیر پرستی۔ (۶) کیا دیوبندی بریلوی ہیں؟۔ (۷) وہابی دیوبندی بدعتی ہیں۔ (۸) ابلیس تا دیوبند۔ (۹) یہ بھی دیکھا وہ بھی دیکھ۔ (۱۰) دیوبندی وہابی کا پوسٹ مارٹم۔

اے امت حبیب خدا ﷺ

ہم سب کو مسلم ہے کہ رسولِ کریم ﷺ سے محبت نہ رکھنے والے منافق ومرتد ہیں۔ یہی وہ بدبخت ازلی ہیں۔ جو جہنم کے سب سے نچلے طبقے میں دھکیلے جائیں گے۔ کاش: مسلمان حضور پرنور ﷺ کی عظمت ورفعتِ شان کو جان سکیں جس سے متعلق خود

خالقِ کائنات قرآنِ حکیم میں وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ کا اعلان فرما چکا ہے۔افسوس ہے کہ اس امر کو یقین کرنے کے باوجود بے غیرتی سوار ہے۔آج کے دورِ پرفتن میں بے ادبوں اور گستاخوں کا دور دورہ ہے ہر جگہ دریدہ دہنوں بے لگاموں اور فتنہ انگیزوں خرمستیوں کا شورو شغب ہے۔صرف یہی نہیں بلکہ نجدیوں کی ناپاک ذریت سرزمینِ پاک پر وبائی صورت اختیار کرتی چلی جارہی ہے۔

اس لئے تحفظِ ناموسِ رسالت کے پیشِ نظر ہر مسلمان کلمہ گو کا فرض ہے کہ وہ ان کی ٹیڑھی چال کو سمجھیں ورنہ کل قیامت میں ان کے ساتھ تمہارا بھی محاسبہ ہوگا۔تو پھر پچھتاؤ گے ہمارا فرض تھا ہم اس سے سبکدوش ہوگئے۔اب آپ اپنا خود منصب کا سنبھالا کریں۔

وَمَا عَلَيْنَا اِلَّا الْبَلَاغُ ۔

بسم الله الرحمٰن الرحيم

نَحْمَدُهٗ وَ نُصَلِّي عَلٰى رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ

بریلویوں کے پیچھے نماز کا حکم

ہم اہلسنت عقیدہ دیوبندی کے پیچھے نہ پڑھنے میں حق بجانب ہیں لیکن دیوبندی محض ضد سے اہلِ سنت کے پیچھے نماز نہیں پڑھتے ورنہ ان کے اکابر اسماعیل دہلوی، قاسم نانوتوی۔،اشرف علی تھانوی کا عمل اور قول اور فتاویٰ سے ثابت ہے کہ ان کی ہمارے پیچھے نماز ہو جاتی ہے۔یہ کہنا (کہ بریلوی مشرک ہیں اسی لئے ان کے پیچھے نماز ناجائز ہے) غلط ہے لیکن ضرورت پڑ جائے تو پڑھ بھی لیتے ہیں گویا موم کی ناک ہے جہاں چاہی لگا دی انہیں کون کہے کہ جب بریلوی مشرک ہیں تو پھر ان کے پیچھے نماز جائز کیوں؟ بلکہ بوقتِ ضرورت اہلِ حق کہتے

تھکتے نہیں ہو،وہ کیوں؟!

اصل مسئلہ:

بریلوی کوئی مذہب نہیں بلکہ وہی قدیمی مذہب سنی حنفی ہے آج کے دور میں بریلوی کے نام سے مشہور کر دیا گیا ہے تا کہ لوگوں کو اہلِ سنت سے نفرت ہو کہ یہ کوئی نیا مذہب ہے۔

خدا شرے بر انگیزد کہ خیر ما دراں باشد،

اللہ کوئی ایسی بہتر تدبیر بناتا ہے کہ اس میں ہماری خیر ہوتی ہے۔

ان لوگوں نے اس لفظ کو برائی کے لئے مشہور کیا لیکن یہ لفظ امام اہلِ سنت شاہ احمد رضا بریلوی قدس سرہٗ کی کرامت بن گیا کہ اب سنی مسلمان اس لقب کو اپنے لئے مسرت محسوس کرتا ہے۔

مخالفین کا اعتراف

امام احمد رضا خان بریلوی قدس سرہٗ کو خود علمائے دیوبند مانتے ہیں کہ وہ زبردست فقیہ عالمِ دین اور عاشقِ رسول تھے۔نمونہ ملاحظہ ہو (مزید حوالے فقیر کی کتاب ''امام احمد رضا اپنوں اور غیروں کی نگاہ میں'' دیکھئے۔

ا......﴿دیوبندی رسالہ ماہنامہ ''معارف'' اعظم گڑھ

میں ہے کہ ''مولانا شاہ احمد رضا خان مرحوم اپنے وقت کے زبردست مصنف اور فقیہ تھے''

ہالیجوی دیوبندی

ایک بہت بڑے دیوبندی حماد اللہ ہالیجوی کہتے تھے کہ ''ان کی برائی میری مجلس میں ہرگز نہ کرو۔وہ حبِ رسول ہی کی وجہ سے ہمارے متعلق غلط فہمیوں کا شکار ہیں۔''

(ہفت روزہ خدام الدین ۱۱ مئی ۱۹۱۲ء)

سچا عاشقِ رسول ﷺ

مخالفین نے محض رعائیت کے طور پر نہیں بلکہ مبنی بر حقیقت امر کا اعتراف کیا۔لیکن اعلیٰ

حضرت قدس سرہٗ دیوبندیوں کی کوئی رعائیت نہ کی ۔

چنانچہ صدرالا فاضل مراد آبادی نے عرض کی حضور نرمی کے ساتھ وہابیوں دیوبندیوں کا رد فرمائیں تو آپ مولانا کی ہی گفتگو سن کر آبدیدہ ہوگئے اور فرمایا:

”مولانا! تمنا تو یہ تھی کہ احمد رضا کے ہاتھ میں تلوار ہوتی اور میرے آقا و مولیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان میں گستاخی کرنے والوں کی گردنیں ہوتیں اور میں اپنے ہاتھ سے ان گستاخوں کا سر قلم کرتا۔ لیکن تلوار سے کام لینا تو اپنے اختیار میں نہیں۔ ہاں اللہ تعالیٰ نے قلم عطا فرمایا ہے تو میں قلم کے ذریعے شدت کے ساتھ ان بے دینوں کا رد اس لئے کرتا ہوں تا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شان میں بدزبانی کرنے والوں کو اپنے خلاف شدید رد دیکھ کر مجھ پر غصہ آئے پھر جل بھن کر مجھے گالیاں دینے لگیں اور میرے آقا و مولیٰ کی شان میں گالیاں بکنا بھول جائیں اس طرح میری اور میرے آباؤ اجداد کی عزت وآبرو حضور اکرم ﷺ کی عظمتِ جلیل کے لئے سپر ہو جائے۔

(سوانح امام احمد رضا بریلوی)

عشق رسول ﷺ

صرف عشق رسول ﷺ کی بات نہیں علم اور فقاہت اور تحقیق کا بھی ان کے دلوں پر گہرا اثر تھا۔ لَا نُسَلِّمُ (ہم نہیں مانتے) کا مرض لا علاج ہے۔ مولوی غلام علی معان مودودی نے برملا لکھ دیا کہ ”مولانا احمد رضا خان صاحب کے بارے میں ہم لوگ اب تک سخت غلط فہمی میں رہے ہیں۔ ان کی بعض تصانیف اور مطالعہ کے بعد میں اس نتیجے پر پہنچا ہوں کہ جو علمی گہرائی میں نے ان کے ہاں پائی ہے وہ بہت کم علماء میں پائی جاتی ہے۔ اور عشق رسول تو ان کی سطر سطر سے پھوٹا پڑتا ہے۔

(ہفت روزہ شہاب ۲۵ نومبر ۱۹۶۲ء)

بفضلہٖ تعالیٰ اسی طرح تمام دیوبندیوں کے اکابر واصاغر بلکہ علمائے عرب وعجم اپنوں اور

بے گانوں نے مانا۔

نماز کا مسئلہ

فضلائے دیوبند کا اقرار ہے کہ امام احمد رضا بریلوی کا فتویٰ مبنی برصدق ہے اور حق ہے لیکن تسلیم کے باوجود توبہ کی توفیق نہ ہوئی اس کے باوجود وہ بہانگ دہل کہتے رہے بلکہ تصانیف میں لکھتے گئے کہ امام احمد رضا اور ان کے متبعین کے پیچھے نماز جائز ہے چند فتاویٰ واقوال ملاحظہ ہوں۔

اشرف علی تھانوی

ہفت روزہ چٹان کا ایڈیٹر مولوی اشرف علی تھانوی کا ذکر کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ:

۱......﴾ ”مولانا احمد رضا بریلوی زندگی بھر انہیں کافر کہتے رہے لیکن مولانا تھانوی فرمایا کرتے تھے کہ میرے دل میں احمد رضا کے لئے بے حد احترام ہے۔ وہ ہمیں کافر کہتا ہے۔ لیکن عشق رسول ﷺ کی بناء پر کسی اور غرض سے تو نہیں کہتا“۔

(چٹان ۲۳ اپریل ۱۹۶۲ء)

۲......﴾ مولوی محمد حسن اس واقعہ کے راوی ہیں۔ وہ کہا کرتے تھے کہ بارہا مجھے حضرت تھانوی نے فرمایا کہ اگر مجھ کو مولوی احمد رضا خان صاحب بریلوی کے پیچھے نماز پڑھنے کا موقع ملتا تو میں پڑھ لیتا۔

(چٹان لاہور ۱۱ جنوری ۱۹۶۲ء، نوائے وقت ۱۵ فروری ۱۹۶۸ء)

انتباہ﴾ مولوی اشرف علی تھانوی فرقہ دیوبند کے نہ صرف حکیم صاحب ہیں بلکہ متفق علیہ مجدد ہیں جیسے الف ثانی کے مجدد امام ربانی احمد سرہندی فاروقی رحمتہ اللہ اب فرقہ دیوبند کے لوگ بجائے لڑائی جھگڑا کے سوچیں کہ جب ان کا مجدد اور حکیم صاحب امام احمد رضا فاضل بریلوی قدس سرہٗ کے پیچھے نماز پڑھنا جائز کہہ رہا ہے تو پھر یہ چھوٹے چھوٹے ملاں اس کے برعکس

بولیں تو انکا علاج جوتا۔

خبر متواتر

تھانوی صاحب کا مذکورہ بالا ملفوظ خبرِ واحد نہیں بلکہ متواتر ہے دیوبند کے بڑے بڑے ستون اس کے راوی ہیں۔

۱......﴿ مذکورہ بالا حوالہ کا راوی شورش کاشمیری ہے جسے دیوبندی فرقہ اپنے مسلک کا نڈر اور بے باک وکیل کہتے ہیں۔

۲......﴿ کوثر نیازی جسے اپنی دیوبندیت پہ فخر ہے ناز ہے وزارت کے قلمدان پر ہاتھ پھیرنے کے باوجود فرقہ دیوبندی سے نیازمندی میں فرق نہ آیا۔ جنگ کراچی میں ایک طویل مضمون میں لکھا کہ:

"میں نے صحیح بخاری کا درس مشہور دیوبندی عالم شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد ادریس کاندھلوی مرحوم و مغفور سے لیا ہے، کبھی کبھی ذکر آجاتا تو مولانا کاندھلوی فرمایا کرتے "مولوی صاحب (اور یہ مولوی صاحب ان کا تکیہ کلام تھا)" مولانا احمد رضا خان کی بخشش تو انہی فتوؤں کے سبب ہوجائے گی"۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا۔ "تو احمد رضا خان! تمہیں ہمارے رسول ﷺ سے اتنی محبت تھی کہ اتنے بڑے بڑے عالموں کو بھی تم نے معاف نہیں کیا۔ تم نے سمجھا کہ انہوں نے توہینِ رسالت ﷺ کی ہے۔ تو ان پر بھی کفر کا فتویٰ لگا دیا، جاؤ اسی ایک عمل پر ہم نے تمہاری بخشش کردی۔"

کم و بیش اسی انداز کا ایک اور واقعہ مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا مفتی محمد شفیع دیوبندی سے میں نے سنا۔

۳......﴿ جب حضرت مولانا احمد رضا خان کی وفات ہوئی تو حضرت مولانا اشرف علی تھانوی کو کسی نے آکر اطلاع کی، مولانا تھانوی نے بے اختیار دعا کے لئے ہاتھ اٹھا دیئے۔ جب وہ دعا کر چکے تو حاضرینِ مجلس میں سے کسی نے پوچھا وہ تو آپ کو عمر بھر کافر کہتے رہے اور آپ ان کے لئے دعائے مغفرت فرما رہے ہیں؟! فرمایا (اور یہی بات سمجھنے کی ہے) کہ

احمد رضا خان نے ہم پر کفر کے فتوے اس لئے لگائے ہیں کہ انہیں یقین تھا کہ ہم نے توہینِ رسالت کی ہے اگر وہ یہ یقین رکھتے ہوئے بھی ہم پر کفر کا فتویٰ نہ لگاتے تو خود کافر ہوجاتے"

۴......﴿ یہی مضمون مولوی مرتضی در بھنگی دیوبندی خلیفہ مولوی اشرف علی تھانوی نے بھی اشد العذاب میں لکھا ہے۔

۱......﴿فتویٰ اشرف علی تھانوی

اشرف علی تھانوی کا قول ہے کہ کسی بریلوی کو کافر نہ کہو اور نہ آپ نے کسی بریلوی کو کافر کہا۔ ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت تھانوی ایک بڑے جلسے سے خطاب کررہے تھے کہ خبر ملی مولوی احمد رضا خان بریلوی انتقال کر گئے ہیں، آپ نے تقریر کو ختم کردیا اور اسی وقت خود اور اہلِ جلسہ نے آپ کے ساتھ مولوی احمد رضا کے لئے دعائے مغفرت فرمائی۔

(چٹان لاہور ۵ دسمبر ۱۹۶۲ء)

۲......﴿ایک سلسلہ میں (مولوی اشرف علی تھانوی) نے فرمایا کہ دیوبند کا بڑا جلسہ ہوا تھا اس میں ایک رئیس صاحب نے کوشش کی تھی کہ دیوبندیوں اور بریلویوں میں صلح ہوجائے میں نے کہا وہ نماز پڑھاتے ہیں ہم پڑھ لیتے ہیں، ہم پڑھاتے ہیں وہ نہیں پڑھتے تو ان کو آمادہ کرو"۔

(الافاضات الیومیہ جلد پنجم ملفوظ نمبر ۳۵۵ ص ۲۲۰)

۳......﴿حضرت تھانوی فرمایا کرتے تھے کہ اگر مجھ کو مولوی احمد رضا خان بریلوی کے پیچھے نماز پڑھنے کا موقع ملتا تو پڑھ لیتا۔

(چٹان لاہور ۱۱ جنوری ۱۹۶۲ء)

مولوی انور کاشمیری محدث مدرسہ دیوبند

میں بطور وکیل تمام جماعت دیوبند کی جانب سے گزارش کرتا ہوں کہ حضرات دیوبند بریلوی حضرات کی تکفیر نہیں کرتے"

(کتاب حیات انور ص ۳۳۳ و نوائے وقت ۸/۱/۷۶)

مولوی خلیل احمد انبیٹھوی:

""ہم تو ان بدعتیوں (بریلویوں) کو بھی جو اہلِ قبلہ جب تک دین کے کسی ضروری حکم کا انکار نہ کریں کافر نہیں کرتے۔ (المہند ص۱۰)

مفتی محمد شفیع دیوبندی:

""مولوی احمد رضا خان صاحب بریلوی اور مولوی حشمت علی خاں کو کافر نہ کہا جائے""
(فتاویٰ دارالعلوم دیوبند از مفتی محمد شفیع)

مفتی محمود......: لائق صد احترام (دیوبندی) اساتذہ میں سے کسی نے بھی تو دورانِ اسباق بریلوی مکتب فکر سے نفرت کا اظہار نہیں کیا۔ مفتی صاحب نے فرمایا۔ میرے اکابرین نے اس (بریلوی) فرقہ پر کوئی فتویٰ فسق کے علاوہ (کفر و شرک) کا نہیں دیا میرا ابھی یہی خیال ہے۔
(سیف حقانی ص۷۹)

دیوبندیوں کا تازہ فتویٰ

روزنامہ جنگ کے جمعہ میگزین میں "دینی مسائل" کے عنوان کے تحت دیوبندی مکتب فکر کے جامعہ اشرفیہ لاہور کے مفتی عبدالرحمن دیوبندی عوام کے مسائل کے جوابات اور فتویٰ لکھتے ہیں۔ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا فاضل علیہ الرحمۃ کے مسلک کی تائید اور پیروی میں اہل علم و انصاف کے لئے مفتی دیوبند کے بعض جوابات و فتاویٰ قابل توجہ ہیں۔

بریلوی امام

تمام اہل سنت و جماعت خواہ دیوبندی ہوں، خواہ بریلوی ہوں۔ قرآن و سنت کے علاوہ فقہ حنفی میں بھی شریک ہیں ان کے درمیان اصولی طور پر اختلاف نہیں لہٰذا ایسے امام کے پیچھے نماز ہو جائے گی۔ اکیلے نماز پڑھنے سے جماعت سے نماز پڑھنا افضل ہے۔
لہٰذا دیوبندی، بریلوی کے پیچھے نماز پڑھ لے۔ کیونکہ دونوں حنفی ہیں۔
(""جنگ میگزین ۲۸ اپریل تا ۴ مئی ۱۹۹۰ء)

مفتی دیوبندی کے فتویٰ سے الحمدللہ بریلوی حضرات صحیح سنی و حنفی ہیں۔ ان کے پیچھے بلا کراہت و قباحت نماز جائز ہے بلکہ افضل ہے اور جو دیوبندی، بریلوی حضرات کو مشرک اور ان کے پیچھے نماز ناجائز قرار دیتے ہیں وہ مفتی عبدالرحمن کے فتویٰ سے جھوٹے ہیں اور فاسق مشرک وغیرہ کا غلط تاثر دیتے ہیں۔

مزید عبارات و اقوال و فتاویٰ ہم نے کتاب "ابلیس تا دیوبند" اور "دیوبند شتر مرغ" میں لکھا ہے۔

فتویٰ دیوبند

الجواب: مولوی احمد رضا خان صاحب بریلوی کے متعلق (سائل نے پوچھا تھا کہ وہ خوب یا رسول اللہ ﷺ یا علی مشکل کشا کے نعرے لگاتا ہے۔ حضور علیہ السلام اور دیگر انبیاء کو غیب کا علم ہے اور کہتا ہے اللہ تعالیٰ نے اپنے تمام خزانوں کی کنجیاں حضور علیہ السلام کو عطا فرما دیں وغیرہ۔ ایسے عقائد والوں) کو کافر کہنا صحیح نہیں بلکہ ان کے کلام میں تاویل ہو سکتی ہے اور تکفیرِ مسلم میں فقہاء رحمہم اللہ تعالیٰ نے بہت احتیاط فرمائی ہے اور یہ لکھا ہے کہ اگر کسی شخص کے کلام میں ننانوے وجوہ کفر کے ہوں اور ایک وجہ ضعیف الاسلام کی ہو تو مفتی کو اس ضعیف وجہ کی بناء پر فتویٰ دینا چاہئے یعنی اس کو مسلمان کہنا چاہئے۔
(فتاویٰ دارالعلوم دیوبند مطبوعہ کراچی ص۵۴ ج۲)

تبصرہ اویسی غفرلہ

الحمدللہ ہم اہل سنت پکے سچے مسلمان ہیں۔ اس کا اعتراف نہ صرف اکابر دیوبند کو ہے بلکہ وہ ہمارے اکابر کے پیچھے نماز پڑھتے آئے اور اس کے جائز ہونے کا فتویٰ جاری کرتے آئے۔ یہ آج کون لگتے ہیں ناجائز کہتے ہیں۔

انکشاف......

ان کی عادت ہے کہ جہاں سے ریال، ڈالر مل جائے اسی طرف ہو جاتے ہیں۔

تجربہ کرلیں۔صدیاں گزریں شیعہ (سبی) کو ہم اہل سنت نے کفر کا فتویٰ جاری کیا لیکن یہ خاموش رہے اب ریال نے انہیں بلوایا اب دیکھو شور برپا ہے۔انجمن سپاہ صحابہ برملا اعلانیہ نعرہ ''کافر کافر شیعہ کافر'' وہ بلاتفریق سب شیعوں کو کافر کہتے ہیں مگر مفتیان دیوبند کے فتویٰ اس نعرہ کے بالکل برعکس ہیں۔ملاحظہ ہوں۔

ا...... فتاویٰ دارالعلوم دیوبند عزیز الفتاویٰ ص ۱۳۳ ج ا: روافض جو سبِّ شیخین (صدیق و فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہم) کرتے ہیں ان کے کفر میں اختلاف ہے۔بعض فقہا نے ان کی تکفیر کی ہے اور عقائد بھی مختلف ہیں اگر کسی گروہ کا عقیدہ کفر کی نوبت تک نہ پہنچا ہو اس سے نکاح درست ہے اور اگر حضرت علی رضی اللہ عنہ کو فضیلت دیتا ہے یا سبِّ صحابہ رضی اللہ عنہم کرتا ہے تو وہ کافر نہیں بلکہ فاسق ہے۔نکاح درست ہے۔

۲...... فتاویٰ دیوبند ص ۱۴۰ ج ا میں ہے۔محققین حنفیہ شیعہ تبرا گو اور منکرِ خلافتِ خلفائے ثلاثہ کو کافر نہیں کہتے اگرچہ بعض علماء نے ان کی تکفیر کی ہے مگر صحیح قول محققین کا ہے کہ سبِّ شیخین اور انکارِ خلافتِ خلفاء کفر نہیں ہے۔

۳...... فتاویٰ رشیدیہ مطبوعہ کراچی مطبع سعیدی ص ۱۴۰ روافض وخوارج کو بھی اکثر علماء کافر نہیں کہتے حالانکہ وہ (روافض) شیخین (صدیق و فاروق) وصحابہ کو اور (خوارج) حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کافر کہتے ہیں۔'' فتاویٰ رشیدیہ ص ۱۳۱ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے کسی صحابی کو کافر کہنے والا اپنے اس کبیرہ کے سبب سنت جماعت سے خارج نہ ہوگا۔ملخصاً دیوبندیوں کی تمام کتابوں میں بھی ایسا ہی ہے اب وضاحت طلب بات یہ ہے کہ اگر سپاہ صحابہ والوں کا نعرہ صحیح ہے تو کافروں کو مسلمان کہنے والے یا ان کے کفر میں اختلاف کرنے والے دیوبندی مفتی کس کھاتے میں جائیں گے؟! اگر دیوبند کے مفتی سچے ہیں تو مسلمان بریلوی کو کافر کہنے والے کس گڑھے میں گریں گے؟!

فقط محمد فیض احمد اویسی رضوی غفرلہٗ

دارالعلوم جامعہ اویسیہ رضویہ بہاولپور (پاکستان) 25-05-11